خطبہ جمعہ

یہ بالکل سچ ہے کہ مقبولین کی اکثر دعائیں منظور ہوتی ہیں بلکہ بڑا معجزہ ان کا استجابت دعا ہی ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف الہامی دعاؤں کا تذکرہ

(انڈونیشیا کی سرزمین پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا تیسرا خطبہ جمعہ)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۷؍جولائی ۲۰۰۰ء ۷؍وفا ۱۳۷۹ھجری شمسی بمقام مسجد الھدایہ، جکارتہ (انڈونیشیا)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشھد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشھد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿وَاِذَا سَأَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّی فَاِنِّی قَرِیْبٌ. اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ﴾۔(البقرہ:۱۸۷)

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبّیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

جیسا کہ اس مضمون کے عنوان سے پتہ چلتا ہے ابھی دعاؤں کے ذکر کا سلسلہ جاری ہے اور آج سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا ذکر شروع ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہت سی دعائیں ایسی ہیں جو قرآن کریم کے الفاظ میں عطا کی گئیں اور اسی طرح بعض دوسری الہامی دعائیں ہیں جن میں کچھ قرآن کریم کی آیات کا حصہ ہے اور کچھ زائد حصہ شامل ہے یعنی وہ قرآن کریم کی پوری کی پوری آیات نہیں اور اسی طرح بعض اور دعائیں ہیں جو الہاماً آپ کو سکھائی گئیں، یہ دعائیں مانگو اور جماعت کو بھی انہی دعاؤں کے متعلق تلقین کرو۔

سب سے پہلی الہامی دعا جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہوئی وہ ہے تریاق القلوب صفحہ ۶۰ پر قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْ لَا دُعَآءُ کُمْ یعنی ان کو کہہ دے کہ میرا خدا تمہاری پرواہ کیا رکھتا ہے اگر تمہاری دعا نہ ہو۔ پھر اَمَّنْ یُجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ پس وہ کون ہے جو مجبور اور لاچار کی دعا سنتا ہے جب وہ اسے پکارے۔

پھر آئینہ کمالات اسلام میں یہ دعا درج ہے اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ تم مجھے پکارو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔ پھر تذکرہ صفحہ ۸۱ پر یہ درج ہے اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کو سنتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے۔ پھر ایک خوشخبری دی کہ تیری دعا مقبول ہوگی۔ پھر الہام ہوا اُجِیْبَتْ دَعْوَتُكَ کہ تیری دعا قبول کر لی گئی۔ پھر حقیقة الوحی میں یہ دعا ہے میں تیری ساری دعائیں قبول کروں گا مگر شرکاء کے بارے میں نہیں۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شرکاء جو آپ کو بہت دکھ دیا کرتے تھے ان کے حق میں اگر دعائیں کی گئیں تو وہ قبول نہیں کروں گا۔

قرآنی دعائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوئیں ان میں سے یہ بھی ہیں۔ اَللّٰهُ خَیْرٌ حَافِظًا وَ هُوَاَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔(سورة یوسف آیت ۶۵)۔ اللہ ہی بہتر حفاظت کرنے والا ہے اور وہی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ پھر رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ۔ اے میرے رب مجھے صدق والی جگہ میں داخل فرما۔ پھر ہے رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی۔ میرے رب مجھے دکھا تو کیسے مردے زندہ کرتا ہے۔

پھر وہ دعا جو طالبعلموں کو بھی میں اکثر کہتا ہوں وہ اپنے لئے یہ دعا کیا کریں رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا اے میرے رب میرے علم کو بڑھا۔ پھر سورۃ یوسف کی ۳۴ویں آیت رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْهِ۔ اے میرے رب قید خانہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے جس طرف یہ مجھے بلاتی ہے۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دَیَّارًا۔ یہ سورۃ نوح کی ۲۷ویں آیت ہے۔ اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی باشندہ نہ چھوڑ۔ پھر رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاکْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ۔ اے ہمارے رب ہم ایمان لائے پس تو ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔ پھر ہے رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ۔ کہ اے ہمارے رب ہمارے اور ہماری قوم کے مابین واضح فیصلہ فرمادے اور تو بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ پھر ہے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ. مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ کہہ کہ میں شریر مخلوقات کی شرارتوں سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں اور اندھیری رات سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں جب وہ چھا جائے۔

قرآنی دعاؤں سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض راہنما ارشادات پیش ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"میرے ساتھ دنیا میں ایک بھی نہیں تھا جبکہ خدا نے مجھے یہ دعا سکھلائی کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔ یعنی اے خدا مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔

یہ دعا بھی اللہ تعالیٰ نے دیکھو کیسے قبول فرمائی۔ ایک حضرت مسیح موعود کے دل سے یہ دعا اٹھی آج کروڑوں احمدی ہو چکے ہیں بلکہ ایک ایک سال میں کروڑہا احمدی بن رہے ہیں۔ سارا انڈونیشیا بھی گواہ ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے آپ کو اکیلا نہیں چھوڑا اور آپ کی گریہ وزاری کو قبول فرمایا۔

ایک دعا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کو نصیحت کی ہے کہ آخری رکعت میں یہ دعا ضرور پڑھا کرو یعنی رکوع کے بعد جب کھڑے ہوتے ہیں تو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ . حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْهِ کے علاوہ یہ دعا بھی کیا کرو کہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ قعدہ میں بیٹھنے کے بعد یہ دعا کی جاتی ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نصیحت کی ہے کہ جس کو بھی یہ توفیق ہو، ممکن ہو ضروری نہیں ہے کہ ہر دفعہ کھڑے ہونے کے بعد یہ دعا ضرور کی جائے لیکن جو کر سکتا ہے اس کو کرنی چاہئے۔ یعنی اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی کامیابی عطا کر اور آخرت میں بھی کامیابی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک دعا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے۔ یہ دعا آدم کی مقبول ہو چکی ہے اللہ کے فضل سے۔ اس لئے جماعت کو بھی نصیحت ہے کہ وہ انہی الفاظ میں دعائیں کرتی رہے رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ یعنی اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور گھاٹا پانے والوں میں سے ہونگے۔

ایک دعا ہے جو الفضل ۳؍جنوری ۱۹۷۴ء میں شائع ہوئی ہے۔ یہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نَوَّرَاللّٰه مَرْقَدَهَا کو ایک کشف میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میری جماعت سے کہہ دو یہ دعا بہت کثرت سے پڑھیں رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ پس آج کل جو جماعت کو کثرت سے ترقی نصیب ہو رہی ہے انڈونیشیا میں بھی بہت بیعتیں ہوئی ہیں، بہت آئندہ ہونگی، بہت بڑھ چڑھ

کر انشاء اللہ انڈونیشیا میں جماعتیں ترقی کریں گی میں پہلے بھی ان کو یہ نصیحت کرتا رہا ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کشفی پیغام کے بعد اب میں خصوصاً پھر تاکید کرتا ہوں کہ یہ دعا کیا کریں۔ اے ہمارے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دینا بعد اس کے کہ جو تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے حضور سے رحمت عطا کرنا یقیناً تو بہت عطا کرنے والا ہے۔

اب وہ الہامی دعائیں جو الہام ہوئی ہیں دعاؤں کے طور پر قرآن کریم میں بھی وہ الفاظ ملتے ہیں مگر یہ الہامی دعا ہے قرآنی آیت نہیں دراصل اس لئے کچھ تھوڑا سا تبدّل ہے۔ اس میں جو دعا الہاماً آپ کو سکھائی گئی۔ ۱۸۹۳ء میں یہ دعا الہام ہوئی رَبِّ اِنِّی مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ اے میرے اللہ میں مغلوب ہوں فَانْتَصِر تو میرے دشمن سے انتقام لے۔ پھر ۲۶/اپریل ۱۹۰۳ء کو یہ دوبارہ ان الفاظ میں الہام ہوئی۔ رَبِّ اِنِّی مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا کہ اے میرے رب میں مغلوب ہوں۔ میرا بدلہ لے اور ان کو اچھی طرح سے پیس ڈال۔ ایک روایت میں مغلوب کی بجائے مظلوم بھی آیا ہے کہ رَبِّ اِنِّی مَظْلُوْمٌ فَانْتَصِرْ۔

پھر یہ دعا ہے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِنَ السَّمَآءِ۔ اے میرے رب مغفرت فرما اور آسمان سے رحم نازل فرما۔ پھر ہے رَبِّ تَوَفَّنِی مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ کہ اے میرے رب مجھے مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر۔ پھر یہ دعا ہے رَبِّ نَجِّنِیْ مِنْ غَمِّی اے میرے رب مجھے غم سے نجات دے۔ پھر دعا ہے رَبِّ هَبْ لِیْ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً میرے رب مجھے پاک اولاد عطا کر۔ پھر ہے۔ رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ اے ہمارے رب ہم ایمان لائے پس ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔

پھر یہ الہامی دعا ہے رَبَّنَا اِنَّنَا جِئْنَاكَ مَظْلُوْمِيْنَ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ کہ اے ہمارے رب ہم تیرے پاس مظلوم ہونے کی حالت میں آئے ہیں۔ پس ہمارے اور ظالم قوم کے درمیان امتیاز اور فرق ظاہر فرما دے۔ پھر ہے رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا اِنَّا كُنَّا خٰطِئِيْنَ۔ کہ اے ہمارے رب ہمارے گناہ ہمیں بخش دے ہم یقیناً خطا کار ہیں۔ پھر ۱۹۰۷ء میں یہ الہام ہوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا طُعْمَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ کہ اے ہمارے رب ہمیں ظالم قوم کا لقمہ نہ بنا۔ پھر وَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْ اِلَیَّ یعنی انسانوں کے بہت سے دلوں کو میری طرف جھکا دے۔ فرمایا یہ ایک بشارت ہے سلسلہ کی ترقی کے لئے۔ پس آج آپ کی سرزمین بھی گواہ ہے کہ دیکھو کس کثرت سے لوگوں کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آگے جھکا دیا۔

ایک اور دعا ہے رَبِّ اَجْزِهٖ جَزَآءً اَوْفٰی۔ اے میرے رب اسے پوری پوری جزا دے۔ یہاں اس سے مراد کیا ہے۔ کس کو پوری پوری جزا دے؟ اس سے ماقبل یہ الہام ہوا اِمَامٌ رَّافِعُ الْقَدْرِ یعنی بلند مرتبہ والا امام۔ تو چونکہ اس الہام کے بعد ہے اسے پوری پوری جزا دے تو مراد اپنی طرف ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے پوری پوری جزا عطا فرما۔

پھر لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ الہامی دعائیں بھی کرنی چاہئیں جو اپنی بیوی کے متعلق آپ نے کیں۔ اَصِحَّ زَوْجَتِیْ۔ اے میرے رب! میری بیوی کو صحت دے۔ پھر ہے رَبِّ اِشْفِ زَوْجَتِیْ هٰذَا وَاجْعَلْ لَهَا بَرَكَاتٍ فِی السَّمَآءِ وَبَرَكَاتٍ فِی الْاَرْضِ کہ اے میرے رب میری اس بیوی کو شفا دے اور اس کے لئے آسمان اور زمین میں برکات پیدا فرما۔ بعض دفعہ لوگ جلدی کرتے ہیں اولاد کی خواہش کے لئے اور پہلے دعا پہ پورا زور نہیں لگاتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے میری اس بیوی کو شفا عطا فرما دے۔

پھر فرمایا رَبِّ زِدْنِیْ عُمُرِیْ یعنی یہ بھی الہام ہے وَعُمُرَ زَوْجَتِیْ زِيَادَةً خَارِقَ الْعَادَةِ کہ اے میرے رب میری عمر اور میری بیوی کی عمر خارق عادت طور پر بڑھا دے۔ چنانچہ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے بہت لمبی خارق عادت عمر عطا فرمائی۔ پھر ہے رَبِّ لَا تُضَيِّعْ عُمُرِیْ وَعُمُرَهَا وَاحْفَظْنِیْ مِنْ كُلِّ اٰفَةٍ تُرْسَلُ اِلَیَّ۔ اے میرے رب میری عمر اور اس میری بیوی کی عمر ضائع نہ کرنا اور مجھے ہر مصیبت و آفت سے بچانا اور حفاظت فرمانا جو میری طرف بھیجی جائے یعنی جو مصیبتیں میری طرف بھیجی جائیں ان سے میری حفاظت فرمانا۔

پھر ہے رَبِّ احْفَظْنِیْ فَاِنَّ الْقَوْمَ يَتَّخِذُوْنَنِیْ سُخْرًا کہ اے میرے رب! میری حفاظت فرما کیونکہ قوم مجھے ہنسی کا نشانہ بنانے لگی ہے۔ پھر ہے رَبِّ اَخْرِجْنِیْ مِنَ النَّارِ۔ اے میرے رب مجھے آگ سے نکال۔ اس کے معاً بعد یہ الہام ہے سب حمد اللہ ہی کی ہے جس نے مجھے آگ سے بچایا۔

پھر زلزلہ کے متعلق آپ کو یہ الہامی دعا سکھائی گئی رَبِّ اَرِنِیْ اٰيَةً مِّنَ السَّمَآءِ کہ اے رب! مجھے آسمان سے ایک نشان دکھا۔ اس دعا کے ساتھ اکرام مع الانعام کے الفاظ بھی الہام ہوئے جن سے اشارہ تھا کہ اللہ تعالیٰ اس نشان کے ساتھ ایک عزت دے گا جس کے ساتھ ایک انعام ہوگا۔ فرمایا زلزلہ کی صورت آنکھوں کے آگے آگئی۔ پھر الہام ہوا رَبِّ اَخِّرْ وَقْتَ هٰذَا کہ اے میرے رب! اس کا وقت ٹال دے اور کسی اور وقت پہ ٹال دے۔ پھر ساتھ ہی دوسرے الہام میں اس دعا کی قبولیت کا ذکر کر دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دوسرے وقت مقرر پر ٹال دیا ہے۔ پھر ہے اَرِنِیْ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ مجھے موعود گھڑی کا زلزلہ دکھا یعنی اس کا کشفی نظارہ کرا۔

پھر الہامی دعا ہے رَبِّ فَرِّقْ بَيْنَ صَادِقٍ وَ كَاذِبٍ اَنْتَ تَرٰی كُلَّ مُصْلِحٍ وَصَادِقٍ۔ اے میرے رب صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا تو ہر ایک مصلح اور صادق کو جانتا ہے۔ فرمایا اس فقرہ الہامیہ میں عبدالحکیم خان کے اس قول کا ردّ ہے جو اپنے تئیں صادق ٹھہراتا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤں گا۔ پھر یہ الہامی دعا ہے رَبِّ لَا تُبْقِ لِیْ مِنَ الْمُخْزِيَاتِ ذِكْرًا کہ اے میرے رب میرے لئے رسوا کرنے والی چیزوں میں سے کوئی بھی باقی نہ رکھ۔ یہ نوٹ ہے یہ دعا بھی مقبول ہوئی۔ چنانچہ ۱۹۰۳ء میں ایک اور الہام میں اس دعا کی قبولیت کا وعدہ دیتے ہوئے فرمایا کہ میں تیرے متعلق رسوا کن باتوں کا ذکر تک نہیں چھوڑوں گا۔

پھر یہ دعا ہے اے میرے رب زمین پر کافروں میں کوئی باشندہ نہ چھوڑ۔ رَبِّ اجْعَلْنِیْ غَالِبًا عَلٰی غَيْرِیْ۔ اے میرے رب مجھے غیر پر غالب کر دے۔ یہ جو کافروں میں کوئی باشندہ نہ چھوڑ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ جن کے مقدر میں کفر لکھا گیا ہے اور وہ اس سے ٹل نہیں سکتے۔ یہ مراد نہیں کہ ہر شخص جو اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کر رہا تھا اس کی ہلاکت کی دعا دی گئی ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کو غور سے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ہرگز ہر کفر کرنے والے کے خلاف یہ دعا نہیں تھی ورنہ آج کثرت سے لوگ کیسے احمدی ہوتے۔ تو مطلب یہ ہے کہ جن کے مقدر میں کفر کی موت لکھی ہوئی ہے پھر ان کو اٹھا لے اس دنیا سے کیونکہ جیسا کہ حضرت نوحؑ نے اپنی دعا میں ذکر کیا تھا کہ اب یہ کافر بچے ہی پیدا کریں گے یہ بہتر ہے اٹھ جائیں۔

پھر دعا ہے رَبِّ اجْعَلْنِیْ غَالِبًا عَلٰی غَيْرِیْ۔ اے میرے رب مجھے میرے غیر پر غالب کر دے۔ اس سے متصل دوسرا الہام میری فتح کا ہے جو اس الہامی دعا کی قبولیت کا ایک اشارہ ہے۔ پھر ہے وَاجْعَلْ لِیْ غَلَبَةً فِی الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ یعنی اور دنیا اور دین میں مجھے غلبہ عطا کر۔ پھر ہے۔ وَاجْعَلْ لِیْ نَافِعًا هٰذِهِ التِّجَارَةَ۔ اور اے میرے اللہ میرے لئے تجارت نفع والی بنا۔ یہاں دنیا کی تجارت مراد نہیں بلکہ قرآن کریم نے جس تجارت کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰی تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ یہ اسی تجارۃ کی طرف اشارہ ہے۔

رَبِّ سَلِّطْنِیْ عَلَی النَّارِ۔ اے میرے خدا مجھے آگ پر مسلط کر دے یعنی عذاب کی آگ میرے حکم میں ہو جاوے۔ اب آپ نے یہ معجزہ انڈونیشیا میں بھی دیکھا ہے۔ خدا تعالیٰ نے جس طرح آپ کے غلاموں کو بھی آگ پر مسلط کر دیا اور آگ ان کے تابع اور غلام بن گئی۔

پھر ایک زبور کی دعا ہے جو بعینہ انہی الفاظ میں ہے جو عبرانی ہیں اور یہی دعا متی میں بھی درج ہے۔ ترجمہ اس کا یہ ہے کہ اے خدا میں دعا کرتا ہوں کہ مجھے نجات بخش اور مشکلات سے رہائی فرما۔ ہم نے نجات دے دی۔ یہ ایک پیشگوئی ہے جو دعا کی صورت میں کی گئی ہے چنانچہ پچیس برس کے بعد یہ پیش گوئی پوری ہوئی۔

پھر یہ الہامی دعا سکھائی گئی اے میرے رب مجھ پر تجلی فرما، تجلی فرما۔ پھر یہ دعا سکھائی گئی اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِی ھٰذِہِ الرُّؤیَا کہ اے اللہ! میری اس رؤیا کو میرے لئے بابرکت فرما دے۔ اس رویا کا ذکر نہیں مگر جو بھی رؤیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دکھائی گئی تھی اس کے متعلق یہ دعا سکھادی گئی کہ اے اللہ میری اس رؤیا کو میرے لئے بابرکت فرمادے۔

پھر ہے اَللّٰھُمَّ اِنْ اَھْلَکْتَ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ فَلَنْ تُعْبَدَ فِی الْاَرْضِ اَبَداً۔ یہ وہ دعا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بدر سے پہلے خدا کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کیا تھا کہ اگر تو نے یہ میرے غلام جن کو میں نے عبادت کا گر سکھایا ہے اگر یہ ہلاک کردئے، ان کو ہلاک ہونے دیا تو پھر تیری سچی عبادت آئندہ کبھی بھی نہیں کی جائے گی۔ تو اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنی جماعت کو یہ دعا سکھارہے ہیں اور یہ دعا دے رہے ہیں کہ میں نے ان کو سچی عبادت کے گر سکھائے ہیں اگر یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو پھر سچی عبادت کرنے والے دنیا میں باقی نہیں رہیں گے۔

ان دعاؤں کے متعلق چونکہ یہ وقت تھوڑا ہوتا ہے اور ترجمہ بھی ہونا ہے اس لئے میں نے اس خطاب کو مختصر رکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں اب دعاؤں کی قبولیت کے متعلق یہ میں عرض کررہا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

"یہ بالکل سچ ہے کہ مقبولین کی اکثر دعائیں منظور ہوتی ہیں بلکہ بڑا معجزہ ان کا استجابت دعا ہی ہے۔ جب ان کے دلوں میں کسی مصیبت کے وقت شدت سے بے قراری ہوتی ہے اور اس شدید بے قراری کی حالت میں وہ اپنے خدا کی طرف توجہ کرتے ہیں تو خدا ان کی سنتا ہے اور اس وقت ان کا ہاتھ گویا خدا کا ہاتھ ہو جاتا ہے۔ خدا ایک مخفی خزانے کی طرح ہے۔ کامل مقبولوں کے ذریعہ سے وہ اپنا چہرہ دکھلاتا ہے خدا کے نشان تبھی ظاہر ہوتے ہیں جب اس کے مقبول ستائے جاتے ہیں اور جب حد سے زیادہ ان کو دکھ دیا جاتا ہے تو سمجھو کہ خدا کا نشان نزدیک ہے بلکہ دروازہ پر ہے۔ کیونکہ یہ وہ قوم ہے کہ کوئی اپنے پیارے بیٹے سے ایسی محبت نہیں کرے گا جیسا کہ خدا ان لوگوں سے کرتا ہے جو دل وجان سے اس کے ہو جاتے ہیں۔ وہ ان کے لئے عجائب کام دکھلاتا ہے اور ایسی اپنی قوت دکھلاتا ہے کہ جیسا ایک سوتا ہوا شیر جاگ اٹھتا ہے۔ خدا مخفی ہے اور اس کے ظاہر کرنے والے یہی لوگ ہیں۔ وہ ہزاروں پردوں کے اندر ہے اس کا چہرہ دکھلانے والی یہی قوم ہے"۔ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۰، ۲۱)

خطبہ ثانیہ کے متعلق حضور انور نے استفسار فرمایا کہ یہ دعا جو ہے نیچے بیٹھ کر پھر اٹھ کر کھڑے ہونے کی دعا یہ ترجمہ کے بعد ہونی چاہئے یا ترجمہ سے پہلے؟ پھر حضور نے فرمایا اب میں انتظار کروں گا ترجمہ ہوگا انڈونیشین زبان میں پھر اس کے بعد میں دوبارہ کھڑے ہو کر یہ آخری دعا جو مسنون دعا پڑھی جاتی ہے یہ میں کروں گا۔ اب ترجمہ کے لئے ظفر اللہ پونتو صاحب تشریف لائیں۔